اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

قیمت ۱؍

جمعرات ۷ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲۱ تبوک ۱۳۲۹ ہش * ۲۱ ستمبر ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۱۷

سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ آج لاہور تشریف لا رہے ہیں

لاہور۔۲۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار نواب شاہ (سندھ) سے اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۱ ستمبر بروز جمعرات صبح کے سوا چھ بجے پاکستان اکسپریس کے ذریعہ لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور۔۲۰ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ایک عرصہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے خراب ہے احباب سے درخواست ہے کہ آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی مدد کیلئے چندے کی اپیل

لاہور۔۲۰ ستمبر۔ جماعت احمدیہ لاہور کے قائم مقام امیر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ مالی امداد کرنا چاہیئے۔

جو احباب اس سلسلے میں مدد کرنا چاہیں۔ وہ ۱۴ کچہری روڈ (نزد گورنمنٹ کالج) لاہور میں ان کو رقوم پہنچا دیں۔

"پاکستان اور بھارت کو باہمی گفت و شنید سے مسئلہ کشمیر حل کرنا چاہیئے" (ڈکسن)

لیک سکسیس۔۲۰ ستمبر۔ سر اوون ڈکسن نے آج مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنی ناکامی کی رپورٹ حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کر دی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ میں نے برعظیم ہندوپاکستان میں جاکر مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں موجودہ تعطل کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ اب میرے نزدیک یہ مسئلہ اسی صورت میں حل ہو سکتا ہے جبکہ بھارت اور پاکستان کی حکومتیں باہمی گفت و شنید کے ذریعے سے سمجھوتہ طے کرنے کی سعی کریں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فریقین نے جموں و کشمیر کی سرحدوں پر اتنی فوج متعین کر رکھی ہے۔ کہ وہ ہر لمحہ امن کے لئے خطرہ کا موجب ہے۔ میرے خیال میں حفاظتی کونسل کو فریقین پر زور دینا چاہیئے۔ کہ وہ فوج میں مناسب کمی کریں۔ میں نے اس سلسلے میں بھارت کے وزیر اعظم سے بات چیت کی تھی۔ اور انہوں نے کہا تھا۔ کہ جب تک یہ مسئلہ طے نہ ہو۔ ہمارے لئے فوج میں معتد بہ کمی کرنا ناممکن ہے۔ تاہم مناسب وقت آنے پر کسی حد تک بھارتی فوج میں کمی کی جا سکتی ہے۔ سر اوون ڈکسن نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ موجودہ حالات میں جموں و کشمیر کی سرحدوں پر اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کا موجود رہنا از حد ضروری ہے۔

روس میں جنگی سامان کی خفیہ درآمد

دائنا۔۲۰ ستمبر۔ برطانوی حفاظتی پولیس نے جو ایک ایسے گروہ کی سرگرمیوں کی تفتیش کر رہی تھی۔ جن پر شبہ تھا کہ وہ روس کے ماتحت ممالک کو مغربی یورپ سے اسلحہ اور جنگی سامان پہنچاتے ہیں۔ دو آدمیوں کو گرفتار کیا ہے اور متعدد دستاویزات ضبط کئے ہیں۔ ضبط شدہ کاغذات میں اسلحہ۔ ریڈیم۔ سونا۔ بال بیرنگ اور دوسرے جنگی سامان کے سودے کا ذکر ہے۔

بھارت کو پاکستان کے سلسلہ میں زیادہ سخت رویہ اختیار کرنا چاہیئے

کانگرس کے نئے صدر پرشوتم داس ٹنڈن کا بیان

ناسک۔۲۰ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کے نئے صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے کانگرس کے آئندہ پروگرام کا خاکہ پیش کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بھارت کو پاکستان کے سلسلے میں زیادہ سخت رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔

آپ نے کہا۔ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں امریکہ اور برطانیہ کی حمایت اور ہمدردی حاصل کرنے کے لئے پاکستان نئی نئی چالیں چل رہا ہے۔ اس لئے بھارت کو بہت زیادہ ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہیئے۔ یورپ کی اکثر قومیں خود غرضی کا شکار ہو چکی ہیں۔ اور اپنے اپنے مفاد کے پیش نظر پاکستان کی حمایت حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد ممالک اس وقت مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان کی طرف جھک رہے ہیں۔

مسٹر ٹنڈن نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ ادارہ اقوام متحدہ نے پاکستان کو کشمیر پر حملہ آور قرار نہیں دیا۔

پاکستان و بھارت کے سمجھوتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ پاکستان کے متعصب اور تنگ نظری کی بنا پر ان سمجھوتوں سے مشکلات حل نہیں ہو سکیں اس لئے ضرورت ہے کہ ہم اب پاکستان کے ساتھ معاملہ کرنے میں زیادہ سختی اور ہوشیاری کا ثبوت دیں۔

...ہ آج پھر سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ ان اصحاب نے شاہدرہ بجلی گھر کے معائنہ کے بعد اسے سیلاب کی دستبرد سے بچانے کے لئے حفاظتی بند تعمیر کرنے کی غرض سے پانچ ہزار ریت کی بوریوں کا انتظام کر دیا ہے۔ شاہدرہ ریلوے اسٹیشن کے قریب جمع شدہ پانی کے اخراج کے سلسلہ میں مساعی عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ مصری شاہ اور شالامار کے شمال میں واقع دیہات سے لوگوں کو نکالنے کیلئے فوج اور پولیس مصروف کار ہے۔

دریائے راوی کا پانی برابر چڑھ رہا ہے!

لاہور۔۲۰ ستمبر۔ تین دن کی متواتر بارش کے بعد آج مطلع صاف ہو گیا اور دھوپ نمودار ہو گئی۔ مگر دریائے راوی میں پانی برابر چڑھ رہا ہے۔ چنانچہ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں دریا کی سطح ایک فٹ سے زیادہ بلند ہو چکی ہے۔ شہر کے شمالی حصہ کی نواحی بستیاں مثلاً مصری شاہ۔ فیض باغ وغیرہ میں اس وقت گھٹنوں پانی کھڑا ہے۔ بوسیدہ مکانات کثرت کے ساتھ گر رہے ہیں۔

بیرونی اطلاعات مظہر ہیں کہ دریائے ستلج اور چناب میں بھی پانی تا حال چڑھ رہا ہے۔ سیالکوٹ اور قصور کے شہر بھی زیر آب ہیں۔ سری نگر کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر سے سات میل کے فاصلے پر دریائے جہلم کے دو بند ٹوٹ گئے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں پٹیالہ۔ لدھیانہ اور جالندھر میں بھی طغیانی کی وجہ سے شدید نقصانات ہو رہے ہیں۔ دہلی اور شملہ سے ان شہروں کا تعلق قطعی طور پر منقطع ہو چکا ہے۔

لاہور۔۲۰ ستمبر۔ سرکاری اطلاع ہے۔ کہ محکمہ تعمیرات عامہ شعبۂ انہار کے حکام سے استفسارات کے بعد پتہ چلا ہے کہ دریائے راوی میں آج شام کے پانچ بجے شاہدرہ کے مقام پر پانی پندرہ فٹ تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں گذشتہ سیلاب میں یہاں پانی زیادہ سے زیادہ پندرہ فٹ چھ انچ رہا ہے۔ سیلاب کا پانی عارضی کمی بیشی کو چھوڑ کر تقریباً پندرہ گھنٹے یعنی جمعرات کی صبح تک اسی سطح پر رہے گا۔ جسّڑ (نارووال) سے اس بارے میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوا ہے کہ پانی کی سطح میں ڈیڑھ فٹ تک کمی ہو چکی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نازک صورت حال کا دور ختم ہو چکا ہے۔

میجر جنرل محمد اعظم خاں جی او سی لاہور ایریا۔ سید فدا حسن کمشنر لاہور ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر لاہور نے

امریکہ کی بحری فوج سیئول کے نواح میں پہنچ گئی

کوریا کا محاذ جنگ۔۲۰ ستمبر۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ امریکہ کی بحری فوج نے سیئول سے آٹھ میل مغرب میں دریائے ہانگ کو عبور کر لیا ہے۔ یہ دریا شہر کے بچاؤ کی آخری قدرتی رکاوٹ تھا۔ جنرل میکارتھر نے ہوائی جہاز کے ذریعے امریکی فوج کو دریا پار کرتے ہوئے دیکھا۔ ایک اور دستے نے شہر کو جانے والی ایک اہم ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے ایک اور امریکی فوج جنوب کی طرف سے سیئول کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔ امریکہ کے بڑے جنگی جہاز بھی جنگ میں سرگرم حصہ لے رہے ہیں۔ اور دشمن کے اہم مورچوں پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ شمالی کوریا کی فوجیں سیئول کی طرف دفاعی مقابلہ کے لئے پیش قدمی کر رہی ہیں۔

لیک سکسیس۔۲۰ ستمبر۔ ایران کے آغا نصر اللہ انتظامی یو۔ این۔ او کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ کو ۳۲ ووٹ اور چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کو ۲۲ ووٹ ملے۔

لاہور۔۲۰ ستمبر۔ آج تیسرے پہر سردار نشتر لاہور پہنچے اور سیلاب کے متعلق افسران متعلقہ سے بات چیت ہوئی۔

نئے فضائی راستہ کی تجویز

دمشق۔۲۰ ستمبر۔ اس وقت شامی حکام اور ٹرانس ورلڈ ایئر لائن کمپنی کے نمائندوں کے درمیان یورپ سے مشرق بعید تک جانے والے ایک نئے فضائی راستہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ جو دمشق سے گزرے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور پاکستان سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مبلغین سلسلہ کیلئے علم الادیان اور علم الابدان دونوں ضروری ہیں

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال لاہور

خاکسار عنقریب انشاء اللہ پھر سیرالیون مغربی افریقہ روانہ ہونے والا ہے۔ گو آب و ہوا کے لحاظ سے تقریباً سارا مغربی افریقہ گرم اور صحت کے لئے غیر مفید ہے مگر سیرالیون کا علاقہ اپنی مخصوص گرم مرطوب آب و ہوا اور جنگلات و بارش اور بیماریوں کی وجہ سے ہمارے لئے نسبتاً زیادہ غیر موافق ہے اور وہاں ہمارے مبلغین کو صحت کے بارے میں ذرا زیادہ احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔

ان علاقوں یعنی مغربی افریقہ میں کام کرنیوالے عیسائی مبلغین اور پادریوں وغیرہ میں عموماً پچاس ساٹھ فی صدی مشنری میڈیکل کالجوں کے ڈگری یافتہ ہوتے ہیں اور ان کی ان علاقوں میں کامیابی کی وجوہات انکے سکول درسگاہیں ہسپتال ڈسپنسریاں اور دیگر طبی امداد اور بظاہر ہمدردانہ لب و لہجہ ہوتا ہے۔

چونکہ فطری طور پر انسان ایک محسن اور ہمدرد کی بات مان لیتا یا اس سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے ایک مبلغ کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ علم الادیان کے ساتھ ساتھ وہ علم الابدان کا بھی پورا واقف ہو تاکہ وہ اپنے روحانی مریضوں کی جسمانی کمزوریوں اور بیماریوں کی بھی اصلاح کر سکے۔ اس لئے ہمارے نئے مبلغین اور ان نوجوانوں کو جو مستقبل قریب میں اس میدان میں کام کرنے کا شرف حاصل کرنے والے ہیں۔ علم الابدان اور طب و ماڈرن ڈاکٹری کے عام اہم امور اور کورسوں کی طرف ضرور اور پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ان پر علمی اور عملی عبور حاصل کر لینا چاہیئے تاکہ ان کی ایسی معلومات اور تجربہ تبلیغی کام میں ممد ثابت ہوں۔

اس سلسلے میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے پیش نظر امید کی جاتی ہے کہ عنقریب جامعہ احمدیہ یا جامعۃ المبشرین ربوہ میں بھی طبی معلومات اور میڈیکل سائنس پر لیکچروں کا مستقل انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تاکہ نئے مبلغین کو دینی معلومات کے علاوہ علم الابدان میں بھی حسب ضرورت ٹرینڈ کر کے میدان جہاد میں روانہ کیا جائے اور آئندہ وہ اس کمی کو اس طرح محسوس نہ کریں جس طرح پہلے مبلغین محسوس کر رہے ہیں بلکہ میرے خیال میں ہر نئے مبلغ کے لئے ضروری قرار دیا جائے کہ اپنا امتحان پاس کر لینے کے بعد کم از کم چار پانچ ماہ کسی ہسپتال یا ڈسپنسری میں دوائیوں وغیرہ کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے عملی ٹریننگ بھی حاصل کرے اور کم از کم اس کے پاس اتنا سرٹیفکیٹ ضرور ہو کہ وہ اس قابل ہے کہ کسی ڈسپنسری میں جا کر بغیر کسی گائڈ کے نسخہ تیار کر سکے۔

مغربی افریقہ کی بڑی بڑی بیماریاں کثرت کے لحاظ سے نمبروار حسب ذیل ہیں۔ ملیریا۔ سوزاک آتشک۔ پیٹ درد۔ قبض۔ پیٹ میں کیڑے یہ عموماً ہر افریقن و غیر افریقن بچے کے پیٹ میں ہوتے ہیں۔ اور چھوٹے سے چھوٹے کیڑے سے لے کر آدھ گز لمبے تک ہوتے ہیں۔ کوڑھ۔ برص۔ نمونیا دھدری۔ بدن پر پھوڑے۔ مختلف قسم کی کھجلیاں بلیک واٹر فیور۔ ذیابیطس۔ دبدریل۔ مرض النوم مرض الفیل وغیرہ وغیرہ

ان اوپر بیان شدہ بیماریوں کے علاج وغیرہ کے لئے دوست بعض عام اور مجرب نسخہ جات یا حفظ ماتقدم کے طور پر اصولی امور وغیرہ یا بنی بنائی دیسی یا انگریزی دواؤں سے مجھے مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور گھر بیٹھے اپنے مبلغین کے ذریعے افریقن مخلوق خدا کا بھلا کر کے اور وہاں تبلیغ میں ہماری مدد کر کے ثواب حاصل کریں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ گو میرے اس اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ وہاں ان بیماریوں کا علاج بالکل مفقود ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ بعض دفعہ معمولی اصول اور معمولی نسخے بھی بڑی بڑی پیٹنٹ دوائیوں سے زیادہ زود اثر ثابت ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دوست سیرالیون احمدیہ مشن کی مرکزی لائبریری کے لئے مفید طبی کتب بھی پیش کر سکیں۔ تو بڑے شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔ اور ان کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر وہاں کی لائبریری میں رکھی جائیں گی۔

تعلیم الاسلام کالج

”احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کیساتھ زیادہ سے زیادہ طالبعلم داخل کرائیں“ (ارشاد امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ الفضل ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

سیکرٹریان مال کے لئے ضروری اعلان

بعض افراد اور سیکرٹریان مال چندہ بھجواتے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اُن کی رقوم داخل خزانہ نہیں ہو سکتیں اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ پھر ان کو خط و کتابت اور اعلان الفضل کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ایسی تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھجواتے وقت ساتھ تفصیل ضرور ارسال کیا کریں۔ ورنہ ان کی رقوم داخل خزانہ نہیں ہو سکینگی (نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
۲۱ ستمبر ۱۹۵۰ء

قرآن کریم معتدل تعلیم پیش کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی قائم رکھنے کے لئے جو نعمتیں پیدا کی ہیں ان کے تمتع کے لحاظ سے دنیا میں دو انتہائی خیال کے گروہ موجود رہے ہیں۔ ایک خود پرستوں کا گروہ جو تمام ایسی نعمتوں کو بلا شرکت غیرے اپنی ذات کے لئے محفوظ کر لینا چاہتا ہے۔ اس گروہ سے ہی شداد، نمرود اور فرعون اور دوسرے خدائی کا دعوےٰ کرنے والے تعلق رکھتے ہیں۔ دوسرا خود فراموشوں کا گروہ ہے جنہوں نے ترک دنیا کو اس حد تک پہنچا دیا کہ نہ صرف دنیا اور اس کے کاروبار سے الگ تھلگ ہو کر پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے لگے۔ بلکہ اپنے اعضا کو بھی تپیا کر کے خشک کر دیا۔ اور بعض منچلوں نے تو مایا کے جال سے نکلنے کے لئے اپنے آپ کو آگ میں جلا کر راکھ کر دیا۔

دنیا پہلے گروہ سے تو کھلم کھلا اظہارِ نفرت کرتی چلی آئی ہے لیکن دوسرے گروہ کو بعض لوگوں نے بڑے بڑے تقدس کے درجے دیئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے گروہ کی برائیوں کا اثر براہِ راست عوام پر پڑتا تھا۔ لیکن دوسرے گروہ کا اثر بظاہر عوام کے لئے مفید معلوم ہوتا رہا ہے۔ خود فراموش لوگ دنیا کی نعمتوں سے اپنے آپ کو محروم کر لینے میں بظاہر دوسروں کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور نظر آتا رہا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو یہ گروہ بھی انسانیت کا اتنا ہی دشمن ہے جتنا کہ پہلا گروہ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ یہ زندگی کا ایک غلط معیار دنیا کے سامنے رکھتا ہے۔ اور انسان کی خودداری اور خود فزائی کے جذبات کو بالکل تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ قوموں کی قومیں اس طرح تباہ ہو جاتی ہیں۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ان دو قسموں کے نمائندے دنیا میں موجود تھے۔ ایک طرف تو قیصر و کسریٰ تھے۔ جو اپنے اپنے ملکوں میں کوس لمن الملوک بجا رہے تھے تو دوسری طرف خود فراموشی سکھانے والے مذہبی راہنما تھے۔ عوام چکی کے ان دو پاٹوں میں آٹے کی طرح پس رہے تھے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اعتدال کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ لیکن ایک تو پہلے انبیاء علیہم السلام کا حلقہ اثر محدود ہوتا تھا۔ دوسرے تعلیم کو تحریف و تغیر سے محفوظ رکھنے کے لئے سامان نہ تھے۔ اس لئے متذکرہ بالا دونوں گروہوں نے دنیا کے عوام کو باہم تقسیم کر رکھا تھا۔ لیکن خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں گروہوں کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایسی آواز بلند کی جو ہمیشہ تک رہنے والی تھی۔ اصل میں دونوں متذکرہ بالا گروہ اپنے اپنے انداز میں خدائی کے دعویدار تھے۔ پہلا گروہ دنیاوی طاقت کے بل پر اور دوسرا گروہ روحانیت کے لحاظ سے اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروہوں کی خدائی کا پول کھول دیا۔ کہ کوئی انسان خواہ وہ دنیا کی ساری مادی نعمتوں کا مالک ہو یا اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہی کیوں نہ ہو۔ جس نے بڑے بڑے نشانات دکھائے ہوں خدا نہیں ہو سکتا انسان بہرحال انسان ہی رہتا ہے۔ ہاں بعض انسان ایسے ہوتے آئے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے کام کے لئے چن لیتا ہے۔ ان کو اپنی مرضی سے بعض غیب کی خبروں کا علم دیتا ہے۔ جو دوسری باتوں کے علاوہ یہ ثابت کرنے کے لئے بھی ہوتی ہیں کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے۔ اور جو کچھ انذار و تبشیر وہ کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کر رہا ہے لیکن وہ خود خدا نہیں ہے۔

اس طرح قرآن پاک نے جہاں ایک طرف باقوت فرعونوں کی مذمت کی ہے۔ تو دوسری طرف ان لوگوں کے اعتقادات کی پستی بھی دکھائی ہے۔ جو انسانوں کو خدائی کا درجہ دے رہے تھے اور اس طرح انہوں نے رہبانیت اور ترک دنیا جیسے خود فراموشانہ اصول ایجاد کر لئے تھے۔ جس سے ان کے زیر اثر انسان عام زندگی کی جدوجہد کے مقابلہ میں خیالی تقدس کی زندگی کو ترجیح دینے اور ترک خواہشات کو ہی فلاح کا ماحصل سمجھنے لگ جاتے تھے۔ یہ دراصل دو نہایت مہلک مرض ہیں جو انسانیت کو لگ جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے ان دونوں کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ دنیاوی اور روحانی زندگی دراصل ایک ہی شے کے دو پہلو ہیں۔ دونوں کا باہم اتصال ہی انسان کو اس منزل تک پہونچاتا ہے۔ جس کو اسلام کی اصطلاح میں جنت کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی حسنة فی الدنیا اور حسنة فی الآخرة کی خواہش ہی معتدل خواہش ہے۔ ان دونوں میں جو انسان ایک کو ترک کر دیتا ہے وہ غلطی کرتا ہے جو صرف دنیا کی خواہش کرتا ہے۔ وہ آخر میں فرعون بن جاتا ہے۔ اور جو دنیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کی حالت رہبانیت پر منتج ہوتی ہے۔ اس طرح دونوں ہی زندگی کے معتدل راستے سے بھٹک جاتے ہیں

دھڑا بندیاں

صوفی عبد الحمید صاحب صدر صوبہ مسلم لیگ نے مظفرگڑھ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "دھڑے بندیوں کو ختم کرو منظم ہو کر کام کرو" یہ درست ہے کہ اس وقت مسلم لیگ کو جو روگ لگا ہوا ہے وہ دھڑے بندی ہے۔ جب ہم مسلم لیگ کے اصولوں کو دیکھتے ہیں تو ہم کو یقین ہوتا ہے کہ یہی ایک جماعت ہے جو پاکستان میں مختلف فرقوں کی مشترکہ جماعت ہے اور یہی جماعت ہے جو ملک میں صحیح توازن قائم رکھ سکتی ہے مگر افسوس کے ساتھ ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسلم لیگ کے موجودہ زعما مسلم لیگ کے اصولوں کو پس پشت ڈال کر صرف اپنے ذاتی اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ خودی ہر ایک انسان میں ہوتی ہے لیکن قومی کاموں میں جب تک ہم اس کو فراموش نہ کر دیں۔ ہم کبھی صحیح کام نہیں کر سکتے؛

دوسرے جمہوری ملکوں میں بھی دھڑے بندیاں ہوتی ہیں۔ مگر وہ اصولوں پر ہوتی ہیں ذاتیات پر نہیں ہوتیں افسوس ہے کہ ابھی ہمارے ملک میں جمہوری ذہنیت اتنی بلند نہیں ہوئی کہ ہم ذاتیات کو اصول کے سامنے بھول جائیں

مسلم لیگ کی اندرونی دھڑا بندیاں جو ہمارے خیال میں محض ذاتیات کی بنا پر ہونے کی وجہ سے لغو اور فضول ہیں ختم نہ ہوئیں۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ یہ واحد اصولی جماعت تباہ نہ ہو جائے اور ملک میں طوائف الملوکی کا دور نہ شروع ہو جائے مسلم لیگ کے زعماء کو جان لینا چاہیئے کہ اس وقت یہ جماعت جس خطرہ میں گھری ہوئی ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ مختلف جماعتیں اور خود غرض افراد چیلوں اور گدھوں کی طرح درختوں پر بیٹھے انتظار کر رہے ہیں کہ کب اس کی جان نکلے اور وہ لاش پر ٹوٹ پڑیں۔ زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ملک کی صحافت کا معقول حصہ بھی دھڑے بندیوں کو ہوا دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ جو اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں اس پر بغلیں بجا رہے ہیں۔

کیا ہمارے زعماء اور ملک و قوم کے حقیقی خیر خواہ اخبارات اس صورتِ حال پر غور کریں گے۔ اور دوسروں کی اصلاح کرنے سے پہلے خود اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں گے؛

خدام الاحمدیہ کا چودہ روزہ تربیتی کورس

از ۲۴ر اکتوبر تا ۶ر نومبر ۱۹۵۰ء

گذشتہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر جبکہ حضور نے مجلس کی صدارت قبول فرمائی حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس اجتماع کے علاوہ سال میں دو مرتبہ اور بھی اجتماع ہوا کریں گے۔ جس میں ہر مجلس سے ایک دو نمائندے شریک ہونگے۔ یہ کورس ایک کیمپ کی صورت میں ہوں گے جس میں جملہ خدام آبادی سے علیحدہ رہ کر اپنی علمی اور اخلاقی حالت کو سدھارنے کی کوشش کریں گے۔

اس قسم کے کیمپ کے لئے خاص معیار کا تعلیمی کورس بنایا جائے گا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت پہلا کیمپ سالانہ اجتماع کے معاً بعد ربوہ میں ہی منعقد ہوگا۔ یہ کیمپ آبادی سے علیحدہ ہوگا۔ جس میں خدام چودہ روز تک قیام کریں گے۔ اس کیمپ میں قیام کے دوران میں خدام کو علمی مسائل سے ایک خاص طرز پر واقفیت بہم پہونچائی جائے گی۔ تبلیغ کے طریق سکھائے جائیں گے۔ یہ نصاب تیار ہو چکا ہے اور اس کو پڑھانے کے لئے اساتذہ بھی خود حضور نے ہی نامزد فرمائے ہیں۔

خدام کا یہ تربیتی کیمپ نہایت ہی دلچسپ پروگرام پر مشتمل ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس کیمپ میں شمولیت کے لئے صرف نمائندگان کو لینا منظور کیا ہے۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے مطابق ہر پچاس یا پچاس اراکین کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ اس سے زیادہ نمائندے نہیں لئے جائیں گے۔

تعلیمی کورس کے علاوہ ورزشی امور کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ خدام کی رہائش سالانہ اجتماع کی طرح خود ساختہ خیموں میں ہوگی۔

چونکہ یہ کیمپ اجتماع کے معاً بعد شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے خدام ابھی سے اس میں شمولیت کی تیاری کریں۔ اور زیادہ عرصہ کے لئے مرکز میں رہائش کا انتظام کر کے آئیں۔

مجالس کو اس کیمپ کی تفصیلات بذریعہ سرکلر لیٹر علیحدہ بھجوائی جا رہی ہیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

ایک عجیب مماثلت

از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ حدیث میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کے نام درج ہوں گے۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی پوری ہوگئی یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے اس امت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو مہدویت کا مدعی ہوتا۔ اور اس کے وقت چھاپا خانہ بھی ہوتا اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا۔ تو اس سے پہلے کئی جھوٹے اپنے تئیں اس کا مصداق بنا سکتے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں ایسی فوق العادت شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی جھوٹا ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور اس کو وہ سامان اور اسباب عطا نہیں کئے جاتے جو سچے کو عطا کئے جاتے ہیں۔ شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔

"اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اہل بدر بثلاثۃ مائۃ عشر رجلاً ومعہ صحیفۃ مختومۃ ای مطبوعۃ فیہا عدد اصحابہ باسمائہم وبلادہم وخلالہم

یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کا معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جس کا شمار اہل بدر کے شمار سے ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہونگے۔ اور ان کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں مندرج ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعوے کرے۔ اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو۔ جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو نام درج کرچکا ہوں۔ اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لئے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے حق میں پوری ہوئی۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کردینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں۔ اور حسب مراتب جسکو اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں اللہ تعالےٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں (ضمیمہ انجام آتھم)

اس کے نیچے حضور نے تین سو تیرہ نام لکھے ہیں ان اصحاب میں سے مندرجہ ذیل اصحاب ابتک بفضل خدا زندہ ہیں۔ اور ان میں سے تین اصحاب قادیان میں اس وقت حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تین سو تیرہ صحابہ میں شامل ہوکر قادیان میں موجود ہیں۔ اس وقت میرے علم میں ان میں سے زندہ اصحاب مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار قائم کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳۔ میاں محمد دین صاحب پٹواری بلانی تحصیل کھاریاں یہ خاکسار کے والد صاحب ہیں جو آجکل قادیان میں اپنے مکان نمبر ۲۵ بہشتی مقبرہ روڈ پر مقیم ہیں۔ یہ بعد میں تحصیل کھاریاں میں ایک عرصہ تک بعہدہ واصلباقی نویس کام کرتے رہے۔ اور وہیں سے پنشن حاصل کی تھی

۲۶۔ صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانہ۔ اس وقت ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں۔

۴۷۔ شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم سابق لیس دفعدار رسالہ چھاؤنی سیالکوٹ۔ بھائی عبد الرحیم صاحب جو ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دینیات کے استاد رہے۔ اور کیپٹن عبد الرحمٰن صاحب پشاور کے والد صاحب ہیں۔ آجکل قادیان میں ہی مقیم ہیں۔

۹۵۔ مفتی محمد صادق صاحب بھیرہ ضلع شاہپور اس وقت ربوہ میں ہیں۔

۱۰۱۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم قادیان بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی آجکل قادیان میں مقیم ہیں بھائی صاحب کو اکثر دوست جانتے ہیں۔ بھائی صاحب حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ سفر لنڈن میں بھی ساتھی تھے۔

۱۴۵۔ قاضی عبد الرحیم صاحب فرزند رشید قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ قادیان میں عرصہ دراز تک انجمن کے اوورسیر رہے اور آجکل ربوہ میں ہیں۔

۱۶۸۔ غلام محی الدین صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑے خان صاحب (آجکل مولوی غلام محی الدین صاحب احمدی نہیں ہیں) ان کے والد صاحب مخلص احمدی تھے۔ آجکل مولوی غلام محی الدین خان صاحب قصوری ایڈووکیٹ لاہور ہیں۔

۱۸۱۔ میاں غلام حسین صاحب معہ اہلیہ رہتاس قادیان میں محلہ دار الرحمت میں ان کا مکان تھا۔ آجکل غالباً مشرقی افریقہ میں ہیں

۲۰۴۔ میاں مہر دین صاحب لالہ موسےٰ۔ آجکل چک پنیار تحصیل پھلوال میں مقیم ہیں۔

۲۸۱۔ قاضی عبد اللہ صاحب کوٹ قاضی۔ قاضی عبد اللہ صاحب جو سابق مبلغ انگلینڈ اور سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ہیں۔ آجکل ناظر ضیافت ربوہ ہیں۔

۲۵۵۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم بھیرہ۔ یہ غالباً "میں مسلمان ہوگیا" کے مصنف ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ ہیں اور آجکل سنا ہے پھلوال میں مقیم ہیں۔

اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے کہ یہ پیشگوئی دوبارہ اس وقت حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ بھی پوری ہو رہی ہے۔ حضور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵ پر فرمایا تھا۔

"بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بنکر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ یہ میری ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا۔ اور زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں ہیں رہائی دیگا فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام موجود ہے کہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ چنانچہ مثیل مسیح کا الہام اس زمانہ میں اس طرح بھی پورا ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر دعویٰ مسیحیت کے وقت ۵۵ سال کی تھی (سن پیدائش ۱۸۳۵ء اور سن دعویٰ ۱۸۹۰ء) اور یہی عمر ۵۵ سال کی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعویٰ مصلح موعود کے وقت تھی (سن پیدائش ۱۸۸۹ء اور سن دعویٰ ۱۹۴۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت سے دس سال پیشتر یعنی ۱۸۸۰ء میں براہین احمدیہ (جو حضور کے تمام دعاوی اور آئندہ زندگی کے متعلق بنیادی کتاب تھی) شائع کرنی شروع فرمائی۔

اسی طرح حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے دعویٰ سے دس سال پیشتر حضور نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا (جو جماعت احمدیہ کیلئے اساسی لائحہ عمل تھا اور جس پہ جماعت عمل کرکے منعم علیہ گروہ والے انعامات حاصل کرسکتی ہے)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدری صحابہ کی مماثلت کی فہرست دو کتب میں شائع فرمائی اوّل آئینہ کمالات اسلام میں ۱۸۹۳ء میں۔ دعوےٰ مسیحیت کے تین سال بعد شائع ہوئی ہے۔ اس میں جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء کی جو فہرست ۳۲۷ صحابہ شائع فرمائی اس کو حضور نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے اور دوسری فہرست دعویٰ سے سات سال بعد ۱۸۹۷ء میں انجام آتھم میں شائع فرمائی ہے جس کی جزوی نقل میں نے اوپر درج کردی ہے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دعویٰ کے تین سال بعد ۱۹۴۷ء میں جب حضور قادیان سے ہجرت پر مجبور کئے گئے قادیان میں ۳۱۳ اصحاب کو چھوڑ کر دوسری دفعہ حدیث نبوی کو پورا فرمایا اور کوئی بعید نہیں کہ حضور کے دعویٰ سے سات سال بعد یعنی ۱۹۵۱ء میں یا اس کے قریب دوسرا حصہ کسی اور رنگ میں پورا ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ (تذکرہ ص۲۷۷) کا مصداق بن جائے۔ جبکہ حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں سورہ فجر کی تفسیر کے ماتحت جماعت احمدیہ کے لئے ۱۹۵۲ء کا سال یوم الفرقان تحریر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بالآخر تمام احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ان درویش بھائیوں کیلئے جو اس وقت قادیان میں حضرت نبی کریمؐ کی حدیث کو پورا کر رہے ہیں دعا فرمائیں کہ خدا انہیں اپنے سایہ عاطفت میں رکھے اور ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی جو ان سے جدا ہیں اپنے خاص فضل سے نوازے اور اللہ تعالےٰ ان تمام پیشگوئیوں کو جلد پورا فرمائے جو حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی دوسری اولاد سے وابستہ ہیں۔

مغربی افریقہ کے مختلف مقامات میں تبلیغ اسلام

(از دفتر وکالۃ التبشیر — ربوہ)

مکرم جناب مولوی نذیر احمدؐ صاحب مبشر قائمقام ایمر گولڈ کوسٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔

ہفتہ زیر رپورٹ ۲۲ جولائی تا ۲۸ جولائی ۱۹۵۰ء میں ہر روز باقاعدہ طلبہ کو قرآن مجید کے اسباق پڑھاتا رہا۔ مبلغین کلاس کو بھی اسباق دیئے۔ احباب جماعت مبلغین اور مرکزی ڈاک کے جوابات دیئے روزانہ مسجد کے کام کی نگرانی کرتا رہا۔ مقامی سکولز کے معائنہ کے لئے گیا۔ مجلس عاملہ کی میٹنگ میں دوبار شمولیت اختیار کی۔

مولوی بشارت احمدؐ صاحب بشیر نے ان ایام میں اتوار کے روز ایک گاؤں Saaf میں تین احباب چرچ سوسائٹی کی دعوت پر بھیجے۔ انہوں نے وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور تبلیغ کی۔ احباب جماعت کو پیر۔ منگل اور جمعرات کے دن مسجد میں جا کر قرآن مجید اور تفسیر القرآن پڑھاتے رہے۔

ملک احسان اللہ خان صاحب نے اس دوران میں ایک تربیتی تقریر کی۔ اکثر ایام بخار رہنے کے باعث زیادہ کام نہ کر سکے۔ ایک سکول ماسٹر اور ایک دوائی فروش کو تبلیغ کی۔

مولوی عطاء اللہ صاحب سکول میں یسرنا القرآن اور دینیات پڑھاتے رہے۔ ایک مبلغ کو بعض ادعیہ سکھائیں .... لیگوس (نائیجیریا) سے مکرم مولوی محمدؐ افضل صاحب قریشی تحریر فرماتے ہیں۔

لیگوس جماعت میں تبلیغی بیداری پیدا کرنے کے لئے پندرہ روزہ تبلیغی جلسوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ پہلا جلسہ ۵-۳ کو ایک مشہور چوک میں ہوا۔ خاکسار اور تین دوسرے احباب نے تقریریں کیں۔ عنوانات علامات ظہور مہدی از روئے قرآن کریم و حدیث جماعت احمدیہ کی خدمات مسلمانان نائیجیریا کے لئے، اور نائیجیریا میں احمدیت تھے حاضری دو صد سے زائد تھی۔ علاوہ ازیں اس ہفتہ میں دو جماعتوں کے لئے تبلیغی پروگرام بنا کر روانہ کیا۔ جن کے متعلق ان کی رپورٹیں نہایت امید افزا ہیں۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں ظہر کے بعد ایک خاتون کو قرآن کریم پڑھایا۔ اور وقتاً فوقتاً بعض دوسرے احباب بھی قرآن مجید پڑھتے رہے۔ قرآن کریم کا درس بھی صبح و شام دیتا رہا۔

اس کے علاوہ خطوط کے جوابات تحریر کئے مبلغین کو ہدایت دیں۔ چندوں کی وصولی کا انتظام کیا۔ دفتر تبلیغ میں تشریف لانے والے احباب کو تبلیغ کرتا رہا۔

مکرم سید احمدؐ شاہ صاحب اپنی ہفتہ وار رپورٹ ۵-۲۹ تا ۵-۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں "سکولوں میں دو تربیتی لیکچر دیئے۔ اور Sadaa – ۱ میں تین پبلک لیکچر اسلام کی خوبیوں اور حقیقی اسلام پر دیئے اور سوالوں کے جوابات دیئے۔ انفرادی تبلیغ کے سلسلے میں تین مقامات ایجے بوڈے۔ شاگامو۔ اور اکورو ڈو میں محلوں۔ حکومت کے اداروں اور کمیٹیوں دکانوں وغیرہ میں چکر لگا کر پانچ سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور پچاس ٹریکٹ تقسیم کئے۔ تبلیغی ملاقاتیں بھی کیں۔ اور چیف امام منیجر انصار الدین سکول اور بعض دیگر فرموں کے منیجروں اور مشہور علماء۔ پوسٹ ماسٹر۔ حاجیوں اور تاجروں کو مل کر تبلیغ کی۔ شاگامو اور اکورو ڈو کے دو بڑے چیفوں کو تعارف کے بعد احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور تبلیغی ٹریکٹ دیئے۔ ان قصبات کے قیام کے دوران میں قرآن کریم و حدیث کا درس بھی دیا۔ خدا کے فضل سے ایک ٹیچر بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ

فری ٹاؤن (سیرالیون) سے محمدؐ اسحٰق صاحب صوفی اپنی رپورٹ ۵-۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔ میں دو ہفتہ کے سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کے دورہ سے واپس سیرالیون آیا ہوں۔ میں نے اس دورہ میں گلبورکا۔ میکالی۔ لوبلامہ اور باجے بو کے دورہ میں ساڑھے چار سو میل کے قریب سفر کیا۔ چار پونڈ کا تبلیغی لٹریچر فروخت کیا متعدد عیسائیوں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کی اور پمفلٹ تقسیم کئے

مرکز "بو" میں چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی نے جولائی کے پہلے دو ہفتوں میں مرکز سے ایک سو میل دور چند مقامات کا دورہ کیا۔ اور ان دیار کے بکھرے ہوئے احمدیوں سے ملاقات کر کے جماعت کے حالات سے آگاہ کیا۔ اور چندہ وغیرہ کی تلقین کی۔ اس دورہ میں ایک غیر احمدی عرب کے ہاں قیام کر کے اسے تبلیغ کی بعض ضروری خطوط لکھے۔ رمضان میں ایک ہفتہ افطاری کے بعد روزانہ چوہدری صاحب تبلیغی لیکچر دیتے رہے۔ افطاری کا انتظام اور احباب اپنے گھروں پر کرتے۔ جس میں غیر احمدی دوست شریک ہوتے رہے۔ گلبورکا سے چوہدری محمدؐ احسان الٰہی صاحب جنجوعہ تحریر فرماتے ہیں۔

جولائی کے پہلے دو ہفتوں میں سکول کے بچوں کو تبلیغی مضامین لکھ کر یاد کرنے کو دیئے۔ تاکہ عید الفطر پر منعقد ہونے والے اجتماع کے لئے وہ تیار ہو سکیں۔ شہر کے بارسوخ آدمیوں کو اس موقعہ پر آنے کے لئے دعوت نامے ٹائپ کر کے روانہ کئے۔ لوکل پیرامونٹ چیف کو بھی مل کر دعوت دی۔ مسجد میں باقاعدہ احباب کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتا رہا۔

بو سے مکرم مولوی محمدؐ عثمان صاحب تحریر فرماتے ہیں ہفتہ زیر رپورٹ ۵-۵ تا ۵-۱۱ میں مسجد میں تربیتی امور کی تلقین کرتا رہا۔ ایک عربی مسلمان سے مذہبی گفتگو کی۔ اور ایک عیسائی شامی کو عربی کے دو رسالے دیئے۔ اور افریقی مسلمان کو بعض مسائل سمجھائے۔ بعض لوگوں کو عربی کے اسباق دیتا رہا۔ میکالی سے مولوی محمدؐ صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

خاکسار نے جولائی کے پہلے ہفتہ میں چھ لیکچر دیئے۔ بعد نماز تراویح احباب کو اسلامی مسائل بتاتا رہا۔ ایک افریقین کو خصوصیت سے تبلیغ کرتا رہا۔ دو عیسائی نوجوان بھی زیر تبلیغ رہے۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں مکرم مولوی نذیر احمدؐ صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے جو الوقت سخت بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ٹیلی کمیونیکیشن کی ترقی!

غیر ممالک سے سامان کی آمد میں تاخیر اور ملک میں سامان نہ تیار ہونے کی وجہ سے ڈاک اور تار کے محکمہ میں ٹیلی کمیونیکیشن کے ساز و سامان کی ابھی قلت ہے۔ لاہور میں ٹیلی کمیونیکیشن کا ایک ورکشاپ قائم کیا گیا تھا جس میں موزوں مشینری اور اوزار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے خراد کی پرانی مشین نصب کی گئیں اس سال کے دوران میں ۳۰۰۰ آلات کی مرمت کی گئی ناقص کے ہوئے ٹیلیفونوں کے سوئچ بورڈ تیار کرنے کے بھی انتظامات کئے گئے۔ دو سوئچ بورڈ زیر تکمیل ہیں۔ ورکشاپ کے فوری منصوبوں میں تار کے کھمبے تیار کرنے کے بنانا اور بیرونی لائن کی دیگر ایسی اشیاء تیار کرنا بھی شامل ہے۔ جو عموماً بازار سے دستیاب نہیں ہوتیں۔ پاکستان میں ٹیلیفون کا ساز و سامان تیار کرنے کے کارخانہ کے قیام کے لئے غیر ممالک سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔

نومبر ۱۹۴۹ء میں کراچی۔ مصر اور قاہرہ مارچ ۱۹۵۰ء اور میں کراچی اور برن اور جون ۱۹۵۰ء میں کراچی اور طہران کے درمیان براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سروسیں قائم کی گئیں مئی ۱۹۵۰ء میں براستہ لندن۔ اسپین اور جبرالٹر۔ جون ۱۹۵۰ء میں براستہ برمنگھم اور شاکن سے اور جون ۱۹۴۹ء میں یوگوسلاویہ تک سروسیں بڑھائی گئیں۔ شہنشاہ ایران کی آمد پر کراچی اور طہران کے درمیان وائرلیس ٹیلی گراف کا ایک تیز رفتار سلسلہ قائم کیا گیا کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان ٹیلی فون کے دو اور سلسلے قائم کرنے کی تجویز ہے۔

ترسیل اصلات (طویل فاصلے کے)

لاہور اور راولپنڈی کے درمیان تین لائنوں کا ایک ٹیلیفون سسٹم قائم کیا گیا۔ جس نے کراچی اور کوئٹہ کو ملانے کے علاوہ پنجاب سندھ اور بلوچستان کے درمیان ٹیلیفونوں کے مزید ذرائع مہیا کئے۔ ڈھاکہ اور میمن سنگھ کے درمیان ایک لائن کا سسٹم قائم کیا جا رہا ہے۔ ڈھاکہ اور چٹاگانگ کے درمیان تین لائنوں کا وائس فری کوئنسی ٹیلیگراف سسٹم (Teli graphic System) قائم کیا گیا ہے۔ صوبہ سرحد بلوچستان اور وفاقی دار الحکومت کے درمیان ٹیلی فون کی آسانی کے لئے پشاور سے کراچی اور کوئٹہ تک ٹیلیفون کا ایک براہ راست سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے لئے کراچی اور پشاور کے درمیان ٹیلی پرنٹر کا ایک اور براہ راست سرکٹ لگایا گیا ہے۔ لاہور اور حیدر آباد میں نئے طرز کے ٹیلیفون ایکسچینج قائم کئے گئے ہیں۔

مقامی ٹیلیفون

کراچی اور ڈھاکہ میں ٹیلیفون کے زمین دوز تار لگائے گئے ہیں۔ چند بڑے مرکزوں میں خود بخود کام کرنے والے ایکسچینج کی توسیع کے منصوبے تیار ہو گئے ہیں۔ کراچی میں ۵۰۰۰ لائنوں کا ایک ایکسچینج اور ڈھاکہ میں ۱۰۰۰ لائنوں کا ایک نیا ایکسچینج قائم کیا جائے گا۔ لاہور میں خود بخود قائم کرنے والے ۲۴۰۰ لائنوں کے نئے ایکسچینج کے قیام کا کام تیزی سے جاری ہے۔ جو اس مالی سال کے اختتام تک پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

مغربی پاکستان میں شکارپور اور سکھر کے ایکسچینجوں میں توسیع کی گئی۔ اور سال رواں کے لئے پشاور ایکسچینج کی مزید توسیع اور ریاست بہاولپور میں نئے ایکسچینج کھولنے کا پروگرام تیار کیا گیا ہے۔

سال رواں میں مشرقی بنگال میں بوگرا۔ فرید پور دیناج پور۔ نیا۔ تاج گاؤں۔ ڈھاکہ ہوائی مستقر پورٹ ٹرسٹ۔ چٹاگانگ اور بنی گنج میں نئے ایکسچینج قائم کرنے کی تجویز ہے۔

تار:۔ مغربی پاکستان میں ڈاک اور تار کے ۱۴ مشترکہ دفتر اور مشرقی پاکستان میں ۲۰ دفتر کھولے گئے۔ مرکزی اور جنوبی امریکی ممالک۔ مصر۔ ایریٹریا حبشہ شام۔ لبنان اور طہران جانے والے تار کی فیس میں کمی کی گئی۔ ایک اردو مورس کوڈ تیار کیا گیا ہے۔ جو کراچی اور لاہور میں ٹیلیگراف کی تربیتی جماعتوں میں زیر تجربہ ہے۔ اردو کوڈ رائج ہونے پر عوام اپنی قومی زبان میں تار دینے لگیں گے۔

ترسیل زر اور انتظام ... کے متعلق ... کیا کریں۔
منیجر الفضل

پنجاب اسمبلی یا ایوانُ الصالحین

جماعت اسلامی کی سیاسی سرگرمیوں پر تبصرہ

نقاش۔ ملتان

(منقول از آفاق ۷ ستمبر ۵۰ء)

ملتِ اسلامیہ بڑی سخت جان ملت ہے۔ نہ معلوم اس کے خمیر میں کون سی مٹی ملی ہوئی ہے۔ جو یہ ملت باوجود مسلسل اندرونی و بیرونی حملوں کے بدستور زندہ ہے۔ اس کی تاریخ بلیغتر مظلومیت کے ایک خونیں باب کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کی ابتدا اسمٰعیلؑ ہے اور اس کی راہ میں کئی کربلائیں آئی ہیں۔ جو سلوک غیروں نے اس سے کیا ہے اس سے بدتر سلوک اپنوں نے اس ملت سے کیا ہے۔ اس ملت کے فروغ اور ترقی کے لئے کئی مذہبی راہنما آئے اور گئے۔ مگر ایسے مذہبی راہنما بہت کم آئے جن کی راہ نمائی میں ملت نے ترقی اور اقبال کی راہیں طے کی ہوں۔ بیشتر راہنما ایسے آئے جن کی قیادت نے ملت کی قوت اور وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ ہر مذہبی مصلح نے "دین" اور ملت کے نام پر مسلمانوں کو ایک مرکز پہ جمع ہونے کی دعوت دی۔ مگر ایک مرکز پہ جمع ہونے کے بجائے ملت کی قوت کئی مرکزوں میں بٹ گئی۔ نئے فرقے نئے گروہ پیدا ہوتے گئے ہر مذہبی مصلح نے ایک نئی جماعت ایک نئے گروہ کی بنیاد قائم کر دی۔ مسلمان ایک واحد ملت کے بلند مقام سے نیچے گر کر چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم ہو گئے اور اس طرح مسلمانوں میں نسلی اور وطنی گروہ بندیوں کے ساتھ ساتھ مذہبی فرقے اور گروہ بندیاں بھی بڑھتی گئیں۔ ایک گروہ اپنی وقتی کامیابی پہ دوسرے گروہ پہ خندہ زن رہا مگر کسی نے یہ نہ سوچا کہ یہ تضحیک اور تذلیل ایک جماعت کی نہیں بلکہ تمام ملتِ اسلامیہ کی ہے مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگیاں اور باہمی خلفشار ملت کا ایک پرانا روگ ہے۔ جس کی جڑیں ملت کے رگ و پے میں گہری جا چکی ہیں اور اس روگ کے اثرات آج بھی ہمیں ہر ملک، ہر صوبہ، ہر قریہ اور ہر بستی میں ملتے ہیں۔ مگر یہ مریض اپنے بسترِ علالت پہ بھی خرابیٔ صحت میں مبتلا ہے۔ مسلمانوں کی زندگی کا کوئی دور قائدین اور مصلحین کے ہجوم سے محروم نہیں رہا۔ مگر صحیح راہنمائی اور صحیح قیادت اسے بہت کم نصیب ہوئی ہے۔ اکثر سوچتا ہوں ہمارے مذہبی راہنماؤں کے ذوقِ قیادت کی آخر[illegible]ل کون سی ہے۔ خدا خدا کرکے ب[illegible]ہند کے مسلمانوں کو ایک مردِ مجاہد کی قیادت نصیب ہوئی تھی جس نے صدیوں کی بھٹکی پریشان اور زبوں حال قوم کو اتحاد کی لازوال قوت سے مستحکم کر دیا تھا۔ مگر افسوس کہ جب اس مردِ مجاہد کی آنکھیں بند ہوئی ہیں نئے نئے قائد میدان میں آ رہے ہیں۔ جماعت اسلامی کے امیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ اس دور کے نئے قائد ہیں۔ نئی جماعت کے بینئے امیر مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی اور باہمی انتشار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مطمئن عناصر کو آج اپنے جھنڈے تلے جمع کر رہے ہیں۔ اور جماعت اسلامی کے نام سے اپنے لئے نئی مسندِ اقتدار سجا رہے ہیں۔ اس جماعت نے پنجاب کے انتخابات میں حصہ لینے کا جو اہم فیصلہ کیا ہے اس سے یہ جماعت بھی اب ایک سیاسی جماعت بن کر رہ گئی ہے۔ آج تک یہ جماعت کتابوں۔ پمفلٹوں اور پوسٹروں کے ذریعہ جمہور مسلمانوں میں ایک مذہبی ذہنی انقلاب کی تحریک میں مصروف تھی۔ مگر اب یہ جماعت اس پروگرام کو نامکمل چھوڑ کر ایک ہی جست میں اقتدار کی گدی پہ جلوہ افروز ہونے کی آرزو مند ہے۔ اور مسلمانوں کی عام سیرت و کردار کی اصلاح کو ترک کرکے انتخابات کے جھمیلوں میں شریک ہو رہی ہے۔ نہ معلوم اس جماعت کے امیر کے کان میں یہ بات کس نے ڈال دی کہ اقتدار کے حصول کے بغیر جمہور کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

دیگر سیاسی جماعتوں کی طرح اس جماعت کے پیش نظر بھی وہ تمام حربے اور حیلے ہیں جو کل تک اس جماعت کی نظر میں مذموم تھے۔ مجلس شوریٰ کی محدود چار دیواری سے نکل کر یہ جماعت بھی جلسے اور جلوس کے ہنگاموں میں مصروف نظر آتی ہے۔ وہی نعرے۔ وہی اخبارات میں بیانات وہی ریزولیوشن جو مغرب کے سیاست کدے نے ہمیں دیئے تھے آج اس جماعت نے بھی وہی طریقے قبول کر لئے ہیں۔ کل تک یہ سب باتیں اس جماعت کے لئے "نظام باطل" کا حکم رکھتی تھیں۔ مگر آج صالحین کی تلاش کے لئے یہی طریقے اس کے لئے روا ہو گئے ہیں۔ کل تک یہ جماعت اس امر کی شکوہ کناں تھی کہ مسلمانوں میں "صالحین" کی تعداد بہت کم ہے۔ مگر آج نہ معلوم اس جماعت کو یہ کیونکر یقین ہو گیا ہے کہ ان کی تلاش صالحین کامیاب ہو گئی۔ ضرورت تو اس امر کی تھی اور ہے کہ مسلمانوں کی سیرت و کردار کو صالح اور پاکیزہ بنایا جائے مگر معلوم نہیں کیوں یہ جماعت اب اس ضرورت کی اہمیت سے بے نیاز ہو گئی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے لوگوں کی زنگ آلود صلاحیتوں کو صیقل کیا جائے۔ ان کی خود اعتمادی کی تربیت کی جائے انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنے فیصلے خود کر سکیں اور ان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا جائے۔ انہیں ایک صالح اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا خوگر بنایا جائے۔ ریا۔ منافقت۔ بددیانتی اور خودنمائی کی تمام برائیوں کو ختم کیا جائے۔ مگر ہو یہ رہا ہے کہ یہ جماعت بھی دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح عوام کو بھیڑ اور بکریوں کی طرح ہانک کر اپنے باڑے میں بند کرنا چاہتی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ یہ جماعت "اسلام" اور "صالحیت" کے نام پہ انتخاب میں اپنا اقتدار چاہتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کون سی جماعت "اسلام" اور "صالحیت" کو برسرِ اقتدار دیکھنا نہیں چاہتی؟ کون سی جماعت انسان پہ انسان کی حکمرانی کا دور ختم کرنا نہیں چاہتی؟ کون سی جماعت خدا سے باغی انسانوں سے دنیا کو پاک کرنا نہیں چاہتی؟ مگر کسی ایک جماعت کو یہ حق کس طرح حاصل ہے کہ وہ یہ کہے کہ "صالحیت" کے اقتدار کی واحد اجارہ دار تنہا وہی جماعت ہے اور اس امر کی بھی ضمانت ہے کہ جو جماعت اس وقت صالحیت کے اقتدار کی اپنے کو واحد علمبردار بیان کرتی ہے۔ وہی جماعت حصولِ اقتدار کے بعد صرف ایک جماعتی اقتدار کی حیثیت میں بدل کر نہ رہ جائے گی اور ہر چیز کہ در کانِ نمک رفت نمک شد کا مصداق نہ بن جائے گی۔ کب تک مسلمان نت نئے تجربوں کی بھٹی میں سے گزریں۔

ابھی ہمارے ملک میں فرشتوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس میں ابھی تو گلے سڑے گوشت اور پوست کے مجموعے بستے ہیں۔ جن کی عقلیں ابھی اس قدر پختہ اور جن کے اخلاق ابھی اس قدر بلند نہیں کہ ان کے جسموں پہ جماعت اسلامی کی تجویز کردہ "صالحیت" کی قبا راست آ سکے۔ کہیں غیر ارادی طور پہ یہ نئی جماعت مسلمانوں میں ایک نئے فرقے کا اضافہ تو نہیں کر رہی؟ کیا انتخابی مہم میں اپنے مجوزہ طریق کار سے دو مسلمانوں میں دو نئے گروہ تو پیدا نہیں کر رہی؟ اور کیا ان کے انتخابی منشور کا لازمی نتیجہ یہ تو نہیں کہ مسلمان "صالحین" اور "غیر صالحین" کے دو گروہوں میں بٹ جائیں؟ مسلمانوں میں یہ نئی مذہبی جماعت بندی یقیناً مزید باہمی خلفشار کا باعث ہو گی۔

بے چینی اور بدامنی کی فضا ہمیشہ اشتراکیت کے جراثیم کی پرورش کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے اور کیا جماعت اسلامی کی یہ نئی تفریق ان جراثیم کی پرورش کے لئے مقوی غذا پیش نہیں کر رہی؟

کیا مسلمانوں میں مذہبی فرقوں کی پہلے کچھ کمی تھی کہ ایک اور مذہبی فرقے کے اضافے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کیا "صالحین" اور "غیر صالحین" کی یہ جدید تقسیم مسلمانوں میں ایک نئے فرقے کا اضافہ نہیں کرتی؟ اور پھر یہ تقسیم جس طریق سے ہونے والی ہے شاید اس کی نظیر مذہبی گروہ بندیوں کی تاریخ کے گزشتہ اوراق ہمیں نہ دے سکیں۔ ہر قریہ۔ ہر بستی۔ ہر محلہ ہر محفل میں انتخابات کے دنوں میں صرف یہی چرچا ہے گا کہ وہ "صالح" ہے اور وہ "غیر صالح" وہ "دین دار" ہے اور وہ "غیر دین دار" ان ہنگامی ایام میں نہ معلوم کافرسازی کی کس قدر نئی ٹکسالیں قائم ہوں گی اور کفر کے کتنے فتوے ایک دوسرے کے خلاف صادر ہوں گے۔ آج تک تو انتخابات میں امیدواروں کے سیاسی رجحانات پہ بحث ہوتی رہی ہے۔ اور کہیں اندازِ فکر کے اعتبار سے امیدواروں کے حسب نسب سے بھی پردے اٹھائے جاتے رہے ہیں۔ مگر اس مرتبہ جماعت اسلامی جماعت کے خالصتاً مذہبی معیار سے امیدوار کے اعتقادات اور اعمال پہ کھے جائیں گے۔ ہر ووٹر خواہ وہ ان پڑھ ہے یا لکھا پڑھا شہری یا دیہاتی اپنی جگہ ایک مفتی اور مولوی بننے کی کوشش کرے گا۔ اس اعتبار سے پنجاب کی یہ انتخابی مہم ایک اچھا خاصہ مذہبی دنگل بن جائے گی۔ مولوی کے بالمقابل مولوی اور مفتی کے بالمقابل مفتی آئیں گے۔ دونوں طرف سے اپنے اپنے نظریوں کی تائید میں قرآنی آیات اور احادیث کے سہارے تلاش کئے جائیں گے اور پریشان اور حیرت زدہ مسلمان مذہب کی یہ نئی تفسیر یا دیکھ کر حیران اور ششدر ہوں گے کہ کس طرف جائیں اور کس طرف نہ جائیں۔ جنت ادھر ہے یا ادھر۔ دوزخ اس طرف ہے یا اس طرف نجات کے راستے پہ یہ جماعت ہے یا دوسری جماعت۔

جب یہ مناظر آنکھوں کے سامنے آتے ہیں۔ تو بے اختیار جماعت اسلامی سے یہ پوچھنے کی خواہش ہوتی ہے کہ آپ کہاں اور یہ انتخابات کے جھمیلے کہاں۔ اس جماعت نے عوام کو اسٹیج پہ دور سے دیکھا ہے یا کہیں کہیں مسجدوں میں دیکھا ہے۔ اور عوام نے بھی جماعت اسلامی کو دور سے سٹیج پہ یا مسجدوں کے ممبر پہ دیکھا ہے۔ اگر یہ دونوں ایک دوسرے کو قریب ہو کر دیکھیں تو شاید دونوں کی غلط فہمیاں رفع ہو جائیں اور دونوں

اپنے اصل مقامات پر لوٹ آئیں۔

(۲)

کسی قوم کی جماعت حاکمہ کی سیرت قوم کے افراد کی سیرت سے بلند نہیں ہوسکتی۔ ہمارے نمائندے ہم سے بہتر نہیں ہوسکتے۔ جو ہمارے واعظ ہیں وہ ہم میں سے ہیں اور جو عمال حکومت ہیں وہ بھی ہم میں سے ہیں جیسے ہم ہیں ویسے یہ لوگ۔ اگر ہم اچھے ہیں تو یہ بھی اچھے ہیں، اگر ہم برے ہیں تو یہ بھی برے ہیں۔ بعض لوگوں نے اصلاح کی یہ نئی طرز نکالی ہے کہ

وہ اپنے سوا سب کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ خود دیانت دار بننے سے پہلے دوسروں کو دیانت دار دیکھنا چاہتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا طرز استدلال یہی رہا ہے کہ پہلے بڑے اچھے بنیں پھر چھوٹے اچھے بنیں گے۔ پہلے عمال حکومت اچھے بنیں پھر عوام اچھے بنیں گے۔ پہلے لیڈر اچھے بنیں گے پھر عام لوگ اچھے بنیں گے۔ اس نرالی منطق کا نتیجہ یہ ہے کہ دونوں گروہ اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ مصلح دعوت اصلاح دے رہا ہے اور عوام مصلح ہی میں صلاحیتیں تلاش کر رہے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ نہ سوچا کہ واعظ اور لیڈر یہ جماعتیں ہمارے آئینے ہیں۔ ان میں صرف ہماری صورتیں ہی ہمیں نظر آئیں گی۔ آئینہ صرف عکس پیش کرسکتا ہے۔ کسی کے خدوخال میں حسن و رعنائی پیدا نہیں کرسکتا۔ کسی جماعت کے چند افراد کے برسر اقتدار آجانے سے ملت کی ہیئت تو کبھی نہیں بدل جاتی بالخصوص جب برسر اقتدار آنے کے راستے وہی ہوں جو سرمایہ دار جماعت کو برسر اقتدار لائے تھے۔

ایک سو سال کی غلامی اور [illegible] مذہبی رہنماؤں کی دھڑے بندیوں نے ہمارے دل و دماغ میں ایسے غلط اور پست خیالات جمع کردیئے ہیں کہ اب ہم کسی مسئلے کو [illegible] برادری اور پست تعصبات سے الگ ہو کر سوچنے کے خوگر نہیں رہے۔ لاوارث بھیڑوں کی طرح ہیں مختلف چرواہے ہانکتے ہیں۔ در اصل ان بھیڑوں کی اون بڑی قیمتی ہے اور چرواہے اپنی پوستین کیلئے انہی بھیڑوں کی اون تلاش کرتے ہیں۔ اس لئے ہر دور کے موڑ پر نئے نئے چرواہے عصا و تسبیح بدست کھڑے نظر آتے ہیں اور جذباتی زبان میں ان بھیڑوں کو اپنے باڑے میں بند کر رہے ہیں۔ جماعت اسلامی بھی اس نئے دور کے موڑ پر اپنا عصا چھکائے ہوئے ہے۔ سوال اسمبلی کے اراکین کے انتخاب کا ہے مگر ہمارے یہ بزرگ پنجاب اسمبلی کو [illegible]

سمجھ کر اس کیلئے ڈھونڈے صالحین کی تلاش کر رہے ہیں۔ کم و بیش دو کروڑ کی آبادی میں ۱۹۷ صالحین۔ اس جماعت کو ابھی سے راستے کی مشکلات کا احساس ہے۔ اس لئے اس نے امیدواروں کی تلاش میں اپنی کوششوں کو اپنی جماعت تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ اپنے دائرہ تلاش کو اس قدر وسیع کردیا ہے کہ ہر جماعت کا نامزد شدہ امیدوار اس میں شامل ہوسکتا ہے۔ اگر یہ سوئے ادبی نہ سمجھا جائے تو یہ جماعت کی وسعت اخلاق کی دلیل نہیں بلکہ جماعت میں قحط الرجال کا اعتراف ہے۔ عجب نہیں کہ مسلمان باوجود گذشتہ تلخ تجربات کے پھر اسلام اور صالحیت کے اقتدار کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دے۔ مگر اب تو کوئی غیر مسلم اکثریت اس صوبے میں نہیں اس لئے مسلمانوں کی جانوں سے مذہب کے غلط نام پر یہ سیاسی مذاق کب تک جاری رہے گا؟ برصغیر ہند میں کس جماعت نے غلبۂ اسلام کے اقتدار کی پکار بلند نہیں کی تھی۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ یہ سعادت اور عزت صرف اس جماعت کو نصیب ہوئی جو بدقسمتی سے آج بعض کارکنوں کی بے اعتدالیوں اور بدعنوانیوں کی وجہ سے رسوا ہو رہی ہے۔ اس جماعت کی کامیابی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کی قیادت مخلص دل و دماغ کے سپرد تھی جس کی دیانت داری کسی قیمت پر بھی خریدی نہ جاسکتی تھی۔

(۳)

جماعتیں اغراض و مقاصد کی کسوٹی پر پرکھی نہیں جاتیں۔ ان کی پہچان بلند بانگ دعاوی سے نہیں ہوتی۔ کسی جماعت کے اغراض و مقاصد قابل قبول نہیں ہوتے؟ واعظ کب ممبر پر اچھی بات نہیں کہتے؟ لیڈر کب سٹیج پر معقول بات نہیں کہتے؟ مگر خدارا یہ تبلائیے کہ ہماری تقریریں اور تحریریں کہاں تک ہماری روزمرہ عملی زندگی کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔

اس دور کی جماعتوں کی زندگی کے راز اور ان کے مقاصد در اصل جماعتوں کے سرمایہ (فنڈ) سے وابستہ ہوتے ہیں۔ جن سمتوں سے اور جن لوگوں کی طرف سے جماعت کے خزانے میں سرمایہ آتا ہے۔ جماعت کے دل و دماغ وہیں ہوتے ہیں۔

مغرب کی بددیانت سیاست نے عوام کے لئے کئی حسین جال بنے ہیں اور سب سے حسین تر یہ جال سونے اور چاندی کے تاروں سے بنا ہوا ہے۔ یہ دام بھی طلائی ہے۔ اور اس کے دانے بھی طلائی ہیں۔

آج تک یہ راز ظاہر نہیں ہوا کہ اس جماعت کے پاس صالح سرمایہ کہاں سے آیا ہے۔ ان کے حجروں میں یہ لکشمی دیوی کہاں سے آگئی ہے؟ جن لوگوں نے

"دار الاسلام" (پٹھانکوٹ) "اچھرہ" تک اس جماعت کی روئداد سفر پڑھی ہے۔ انہیں یقیناً تعجب ہوگا۔ کہ نشر و اشاعت کے یہ جدید طریقے صالحین کے پاس کہاں سے آگئے! "صالحین" اور "سرمایہ" اس مادہ پرستی کے زمانے میں دو متضاد حقیقتیں ہیں۔ ایک اقلیم میں یہ دو بادشاہ سما نہیں سکتے۔ جس کثرت سے ان کا لٹریچر دیدہ زیب اور نظر فریب لباس میں عوام میں ان دنوں اخبارات اور رنگین پوسٹروں کی صورت میں تقسیم ہو رہا ہے۔ اسے دیکھ کر پروپیگنڈا کے فن کے پرانے کھلاڑی بھی حیران ہیں "صالحین" اور یہ اشتہار بازی۔!!!

اب بھی وقت ہے کہ یہ جماعت انتخابی مہم میں اپنی شرکت کے فیصلے پر دوبارہ غور اور فکر کرلے۔ اسلئے نہیں کہ پنجاب اسمبلی میں اچھے دین دار، دیانت دار اور قابل لوگوں کی ضرورت نہیں رہی۔ اسلئے کہ اس جماعت کے ساتھ کسی دیگر سیاسی جماعت کی رقیبانہ خلش ہے اور وہ اس جماعت کے اقتدار کو اپنے لئے مہلک سمجھتی ہیں۔ بلکہ اس سے اور صرف اسلئے کہ ایسی جماعتوں کا صحیح مقام اسمبلیوں کے اندر نہیں۔ بلکہ اسمبلیوں کے باہر ہے دفاتر کے اندر نہیں۔ بلکہ دفاتر کے باہر ہے۔ قوم کو اس وقت ایسے مخلص کام کرنے والوں کی ضرورت ہے جو خاموش طریقوں سے قوم کے افراد کی سیرت و کردار کو اپنے صحیح نمونوں سے سرقریہ ہر گاؤں اور ہر محلہ میں صحیح اسلامی سانچوں میں ڈھال دیں۔ نمود و نمائش۔ اشتہار بازیوں اور اخبارات کے فریب خوردہ پروپیگنڈا سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسی جماعتوں اور ایسے خاموش کام کرنے والوں کیلئے جلسے اور جلوس نہیں۔ پھولوں کے ہار اور نعرے نہیں لیکن قوم کی

نقد و نظر:- (۱) صنعت و حرفت کے قیمتی راز

اس کتاب میں مجرب تجارتی فارمولے اور ترشت نسخے آسان دستکاریاں، بافراست اور پرمنافع روزگار کی مفید منزعملی سکیمیں درج ہیں جن سے آپ فالتو وقت میں فاضل آمدنی پیدا کرسکتے ہیں۔ اور اگر بیکار ہیں۔ تو آزادی اور عزت کے ساتھ روزی کمانے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ ایڈیٹر "رہنمائے زندگی" کی تصنیف ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

(۲) صنعت و حرفت سے دولت پیدا کرنے کے راز۔ قابل مصنف نے امریکہ۔ انگلینڈ۔ جرمنی۔ بلجیم۔ جاپان سے انڈسٹری کی قیمتی کتب منگوا کر بہترین فارمولے انتخاب کرکے ان کا بہترین اردو ترجمہ کیا ہے۔ اور کئی برسوں کی محنت کو عوام کی بھلائی کیلئے شائع کردیا ہے۔ اردو زبان میں اس سے بہتر کتب ملنا محال ہے۔ قیمت صرف دو روپے ہے۔ کتاب مجلد اور گرد پوش دیدہ زیب ہے۔

ملنے کا پتہ:- مکتبہ تحریک متصل دیوال یونیورسٹی۔ انارکلی لاہور

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوادی ہے

اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرماکر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونیوالی قیمت اخبار بھجوائیں۔ اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

(مینیجر)

تمام جہان کیلئے آسمانی پیغام

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

دواخانہ خدمت خلق

حب مروارید عنبری: دل و دماغ اور اعصاب کی کمزوری کا تیر بہدف علاج۔ جو ہم نے خالص موتیوں سے تیار کی ہے۔ قیمت ۴۰ گولیاں سو[illegible]

حب جوانی: جوانی کی کمزوری کا بہترین علاج مادۂ حیات زیادہ کرنے والی ہر قسم کے کشتوں زہروں سے پاک جوانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپے۔

اکسیر شباب: بوڑھوں کے لئے تریاق قوت پیدا کرنے کا اعلیٰ ذریعہ نہایت ہی اعلیٰ اجزا سے تیار کی ہوئی دوا۔ حب جوانی کے ساتھ اسے استعمال کیا جائے۔ زیادہ اچھا اثر رکھتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک چھ روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق

ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہوجاتے ہوں یا بچے فوت ہوجاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

سیالکوٹ گوجرانوالہ اور گجرات کے اضلاع میں شدید سیلاب

لاہور ۲۰ ستمبر۔ وزیر آباد سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے چناب اور نالہ پلکھو میں غیر معمولی سیلاب کی وجہ سے گوجرانوالہ وزیر آباد اور گجرات کے دیہاتی اور شہری علاقے سیلاب کی زد میں آ گئے ہیں۔ وزیر آباد۔ اسلام پورہ اور نظام آباد میں پانی پھر رہا ہے۔ بہت سے مکانات منہدم ہو گئے اور بے شمار قربانی کے خریدے ہوئے بکرے اور مویشی غرق ہو گئے۔ مقامی حکام مناسب اقدامات کر رہے ہیں۔ تاحال کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

اس دفعہ سیلاب سے لاہور کے نسبتاً محفوظ رہنے کی وجہ یہ ہے کہ پانی کا بہاؤ شاہدرہ کے شمال مغرب کی جانب ہے۔ چنانچہ دریا کے پار پندرہ بیس میل تک تمام دیہات زیر آب ہیں۔

محکمہ آبپاشی کے بیان کے مطابق پانی نے ستلج اور چناب کے درمیانی علاقہ کو بالکل چھپا رکھا ہے اور یہ تمیز کرنا مشکل ہو گیا ہے کہ یہ بارش کا پانی ہے یا سیلاب کا۔ ان حکام نے آج ہوائی جہاز کے ذریعے اس علاقہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔ انہوں نے کہا ہے۔ سیالکوٹ میں چناب کی تباہ کاریوں نے راوی کی تباہ کاریوں کو مات کر دیا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں تباہی

فی الحال سب سے زیادہ نقصان ضلع سیالکوٹ کو پہنچا ہے۔ پسرور پوری طرح زیر آب ہے معلوم ہوا ہے کہ ہیڈ مرالہ کے مقام پر تین لاکھ کیوسک پانی نکل رہا ہے شکرگڑھ، نارووال اور سمبڑیال کے علاقہ کے دیہات ۳ سے ۵ فٹ تک پانی میں ہیں۔ چناب میں سیلاب کی وجہ سے چناب کی بالائی نہر دو مقامات سے ٹوٹ گئی ہے اور بڑی سڑک کے پل میں ایک خطرناک شگاف پڑ گیا ہے

بھد اور ایک کے بارشی نالے بھرپور ہو چکے ہیں اور شہر کے چار محلے پانی میں غرق ہیں۔ شہر کی آبادی اور فوجی بارکوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بسوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت بالکل معطل ہو چکی ہے۔ اور سیالکوٹ باقی دنیا سے بالکل منقطع ہے

مقامی حکام رضاکاروں اور دوسرے سماجی کارکنوں کے تعاون سے سیلاب زدگان کو محفوظ مقامات پر منتقل کر رہے ہیں۔ شہر میں ٹیلی فونی رسل و رسائل بھی متاثر ہو گئے ہیں۔

ضلع کے ناقابل گزر علاقوں کو موٹریں اور ٹرک بھیجی جا رہی ہیں۔ تاکہ وہاں کے لوگوں کا تخلیہ کرایا جا سکے

صوبائی مسلم لیگ کے سیکرٹری اقبال چیمہ نے کہا ہے کہ ضلع سیالکوٹ کا تین چوتھائی علاقہ زیر آب ہے آپ نے کہا کہ مسلم لیگ سیلاب زدگان کی امداد اور خوراک کے انتظامات کر رہی ہے اور سات امدادی مراکز کھولے گئے ہیں۔ جہاں ۸ ہزار اشخاص نے پناہ لی ہے۔

لاہور کی تمام نواحی آبادیاں پھر زیر آب ہو گئیں

لاہور ۲۰ ستمبر۔ آج دریائے راوی میں پانچ بجے شام تک پانی کناروں کو عبور کر چکا تھا۔ رات کے بارہ بجے تک شالامار کا بند مکمل طور پر ٹوٹ چکا تھا۔ اور مصری شاہ وسن پورہ۔ سنت نگر۔ موہنی روڈ۔ کرشن نگر۔ شاہدرہ اور بادامی باغ کے علاقے زیر آب تھے تاہم سیلاب کا پانی اتنا زیادہ نہیں تھا۔ جتنا کہ چند روز قبل سیلاب کے وقت تھا۔ مسلسل بارش کے باعث اندرون شہر میں بے شمار مکانات منہدم ہو چکے ہیں۔ شہر میں تمام دن خوف و ہراس طاری رہا۔ اور مصیبت زدہ لوگ اپنی جانیں بچانے کی کوششوں میں مصروف رہے۔ شہر کے دوسرے عوام اور رضاکار جماعتوں نے امداد بہم پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

چونکہ حکام کو سیلاب کی بروقت اطلاع مل چکی تھی لہذا انہوں نے مصیبت زدوں کی امداد کے معقول انتظام کر رکھے تھے۔ مختلف مقامات پر کیمپ کھولے جا چکے تھے۔ جن میں لوگوں کو مفت کھانا مہیا کیا گیا اور کپڑے تقسیم کئے گئے۔ شہر کے متمول لوگوں اور فوجی عملہ نے عوام کی بے حد خدمت کی۔

چھ بجے شام تک پانی کا رخ شاہدرہ کی طرف زیادہ تھا۔ اس لئے لاہور میں زیادہ تباہی نہیں آئی شاہدرہ پاور ہاؤس کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ چنانچہ محکمہ بجلی نے اس خطرہ کے پیش نظر شہر کے اکثر علاقوں میں بجلی کی بہم رسانی کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ شہر میں ٹیلیفون کا سلسلہ بھی درہم برہم رہا ہے

شاہدرہ میں پانی کی زیادہ سے زیادہ سطح ۱۱۹ فٹ تھی۔ بارہ دن پہلے سیلاب کے وقت پانی کی سطح ۲/۱۵ فٹ تھی۔ توقع ہے کہ کل دوپہر تک پانی کی سطح بلند ہو جائے گی۔ جس کے بعد پانی کم ہونا شروع ہو جائے گا مشرقی پنجاب میں مادھوپور کے مقام پر (لاہور سے ۱۰۰ میل دور) پانی کی سطح گر چکی ہے۔ گو کل کے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم توقع یہی ہے کہ اس دفعہ سیلاب کا پانی زیادہ تہس نہس نہیں ہو گا (نوائے وقت)

لبنان میں اردنی سفیر

بیروت ۲۰ ستمبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ لبنان کے لئے نئے مقررہ شدہ اردنی سفیر جمیل طوفان بے اس مہینہ کے آخر میں اپنا عہدہ سنبھال لیں گے (اسٹار)

پاکستان کیلئے ایک لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر کی امداد

کراچی، ۱۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے اقتصادی تعلیمی سائنٹیفک اور ثقافتی ادارہ نے ایشیائی ممالک کے تکنیکل امداد کے منصوبہ کیلئے پاکستان کو ایک لاکھ ۸۰ ہزار ڈالر کی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس امداد سے پاکستان میں طبعیات الارض کا ایک ادارہ قائم کیا جائے گا جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایشیا میں سب سے بڑا ادارہ ہوگا۔ مجوزہ ادارہ پاکستان کے ریگستانی علاقوں کا تفصیلی جائزہ لے گا اور ان امکانات کی چھان بین کرے گا۔ کہ ریگستانی علاقہ کی کس قدر زمین کو آبپاشی کے ذریعے قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔ اس پروگرام پر اگلے مہینے یعنی اکتوبر سے عمل شروع ہو جائے گا۔

پاکستان اور انڈونیشیا کے خوشگوار مراسم

کراچی ۱۹ ستمبر۔ آج انڈونیشیا کے نامزد وزیر خارجہ ڈاکٹر روئم، جکارتا جاتے ہوئے کراچی پہونچے۔ آپ نے کراچی میں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انڈونیشیا، دنیا کے تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے اور انہی بنیادوں پر انڈونیشیا کی خارجہ پالیسی استوار کی گئی ہے ڈاکٹر روئم نے کہا کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان نہایت دوستانہ اور برادرانہ تعلقات ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ میں ان دونوں ملکوں کے تعلقات کو مستحکم تر بنانے کی حتی المقدور کوشش کروں گا۔

بین الاقوامی کشیدگی ابھی جاری رہیگی

واشنگٹن۔ ۲۰ ستمبر۔ صدر ٹرومین نے ایک مکتوب کے دوران میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ کو سالہا سال تک بین الاقوامی کشیدگی کے لئے تیار رہنا چاہیئے صدر ٹرومین نے مکتوب گریٹ لیکس ایسوسی ایشن کے صدر کو لکھا تھا۔ جو آجکل دریائے سینٹ لارنس پر ایک بجلی گھر اور ایک آبی شاہراہ تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ دریا کینیڈا اور امریکہ کے درمیان بہتا ہے

صدر ٹرومین نے تحریر کیا ہے کہ قومی خطرہ کے اس موقع پر نہ صرف افواج کے لئے ضروری ہے کہ وہ کیل کانٹے سے لیس ہیں۔ بلکہ تمام کارخانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دفاعی سامان جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ مقدار میں تیار کریں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ممکن طریقہ سے ملک کی اقتصادی حالت کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے۔ اسلئے کہ ہماری دفاعی سرگرمیاں ہماری مالی خوشحالی کی مرہون منت ہیں۔ اور ہماری دفاعی تیاریاں آزاد اقوام کے تحفظ کی کفیل ہیں۔ (ی۔ س۔ ا۔ س)

اجلاس جناب قاضی عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پی سی۔ ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات
به اختیارات سپیشل کلکٹر

سلطان احمد ولد علی محمد۔ محمد وسردار اقوام جٹ سکنہ جاگو۔ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

بنام

دیوی دیال ولد بدھی چند قوم کھتری سکنہ قادر آباد تحصیل پھالیہ حال ہندوستان

دعوی واگذاری اراضی مرہونہ رقبہ جاگو خورد تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ رو پوش کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار بذا اشتہار کیا جاتا ہے۔ اور اگر اسے کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۶/۱۰/۵۰ کو حاضر عدالت بذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

اولاد نرینہ کی بے حد مجرب دوا

بے شمار کامیاب تجربات ہو چکے ہیں۔ جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ اگر پہلے سوا مہینے کے اندر اس کا استعمال شروع کر دیں۔ تو شاہی طبیب حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا تجویز فرمودہ یہ نسخہ یقیناً مراد پوری کر دیگا۔ قیمت مکمل کورس معہ قلب الحجر براق کی طباشیری گولیاں مبلغ پچیس روپے :۔ ملنے کا پتہ :۔ طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن !

ملنے کا پتہ :۔ دفتر یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

ھدیہ :۔ قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے

قرآن مجید :۔ بے جلد ساڑھے پانچ روپے۔ پانچ یا زائد پانچ روپے فی کاپی۔ مجلد سات روپے پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے۔ پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ عم ۸ آنے

حب اٹھرا جسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/- مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ